روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۳ | اتوار ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۵۔ احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۵۔ جون ۱۹۹۴ء

دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے

دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے انسان خدا کے ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ (صاحب ایمان) کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سُست نہ ہو۔ جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے' اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیاتِ دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے۔ ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا' بلکہ اب تو نیا ملک' نئی زمین' نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۶۸۔۳۶۹)

دعا سے مت تھکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

(صاحب ایمان) کو چاہئے کہ خدا کی حمد اور تسبیح کرتا رہے اور اس سے حفاظت طلب کرتا رہے۔ جیسے ایمان ہر نیکی کے مجموعہ کا نام ہے اسی طرح ہر برائی کا مجموعہ کفر کہلاتا ہے۔ ان کے ادنیٰ اور اوسط اور اعلیٰ میں درجے ہیں۔ پس امید و بیم رنج و راحت عسر و یسر میں قدم آگے بڑھاؤ اور اس سے حفاظت طلب کرو۔

غور کرو حفاظت طلب کرنے کا حکم اس عظیم الشان کو ہوتا ہے جو خاتم الانبیاء اصفی الاصفیاء سید وُلدِ آدم ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو پھر اور کون ہے جو طلب حفاظت سے غنی ہو سکتا ہے۔ مایوس اور ناامید مت ہو۔ ہر کمزوری' غلطی' بغاوت کے لئے دعا سے کام لو۔ دعا سے مت تھکو۔ یہ دھوکا مت کھاؤ جو بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں کہ انسان ایک کمزور ہستی ہے خدا اس کو سزا دیکر کیا کرے گا۔ انہوں نے رحمت کے بیان میں غلو کیا ہے۔ کیا وہ اس نظارہ کو نہیں دیکھتے کہ یہاں بعض کو رنج اور تکلیف پہنچتی ہے۔ پس بعد الموت عذاب نہ پہنچنے کی ان کے پاس کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ یہ غلط راہ ہے جو انسان کو کمزور اور سست بنا دیتی ہے۔ بعض نے یاس کو حد درجہ تک پہنچا دیا ہے کہ بدیاں حد سے بڑھ گئی ہیں۔ اب بچنے کی کوئی راہ نہیں ہے۔ (بخشش طلب کرنا) اس سے زیادہ نہیں کہ زہر کھا کر کلی کرلی۔ یہ بھی سخت غلطی ہے۔ (بخشش طلب کرنا) انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے۔ اس میں گناہ کے زہر کا تریاق ہے۔ پس (بخشش طلب کرنے) کو کسی حال میں مت چھوڑو۔ پھر آخر میں کہتا ہوں۔ کہ نبی کریمؐ سے بڑھ کر کون ہے وہ (سب سے زیادہ اللہ کی خشیت رکھنے والے تھے۔ سب سے زیادہ متقی تھے اور سب سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھنے والے) انسان تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پس جب ان کو (حفاظت طلب کرنے کا) حکم ہوتا ہے تو دوسرے لاابالی کہنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں۔

از خطبہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء

ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱۔ جماعت کے ایسے ذہین' ہونہار' دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہو اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد / سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲۔ قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہو اور عمر سترہ (۱۷) سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

موصیان کرام

○ ایسی جائیداد جس کی باقاعدہ تشخیص کروا کر موصیان حصہ جائیداد ادا کر چکے ہیں اس جائیداد سے جو آمد آپ کو ہو رہی ہے اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی ۱/۱۶ کی شرح سے ادا کرنا ضروری ہے اس لئے ایسی آمد پیدا کرنی والی جائیداد کا حصہ آمد بشرح چندہ عام ۳۰ جون ۱۹۹۴ء سے قبل ادا کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۵ احسان ۱۳۷۳ ھش ۵- جون ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں-

○ قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے- وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کی قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حصنِ حصین ہے-

○ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں- فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں- دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں- ایک پاک تبدیلی پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں- زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں- خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں-

○ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے- اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے مثلاً گھر کے تمام دروازوں کو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے- جس کی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے- پھر اس کے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب کی طرف ہے کھولا جائے اور یہ ایک نیکی ہے جس کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ گھر کے اندر گم گشتہ روشنی واپس آ جائے-

○ بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے- اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں-

○ یہ بھی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے- اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں- پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے

نہ حقوق چھینتا ہوں نہ حقوق چھوڑتا ہوں
نہ اصول بھولتا ہوں نہ اصول توڑتا ہوں
رہ راست پر رہیں سب یہی میری آرزو ہے
نہ وہ میرے سر کو پھوڑیں نہ میں ان کا پھوڑتا ہوں

ابو الاقبال

ہر ایک غم کو مسرت میں ڈھالتا ہی رہوں
میں اپنے فکر کی راہیں اجالتا ہی رہوں

بکھیرتے ہی رہو میرے دل کے ریزے تم
میں ٹکڑا ٹکڑا اٹھاؤں سنبھالتا ہی رہوں

نہ کر سکے مجھے حیران میری گمشدگی
ہر ایک رہ سے نئی رہ نکالتا ہی رہوں

مرے عزیز رفیقوں نے دے دیا ہے مجھے
اک ایسا نام کہ میں جس کو ٹالتا ہی رہوں

مرے خدا مجھے توفیق دے کہ تیرے لئے
کمندِ شوق جہاں چاہوں ڈالتا ہی رہوں

حدودِ ذہن پہ پہرے ہوں یا زباں کھنچ جائے
میں اپنے دل کی امنگیں اچھالتا ہی رہوں

اسی میں ہے مرے مستقبلِ حسیں کا جواز
گئے دنوں کا تصوّر کھنگالتا ہی رہوں

شعورِ سمت نہیں ہے نہ ہو نسیم مگر
یہ چاہتا ہوں کوئی شوق پالتا ہی رہوں

نسیم سیفی

اعانت مستحق و ذہین طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں- جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں- یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے- میری احباب سے گذارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں- جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا- اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں- خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے-

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا-

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

نظام کا قیام

حضرت امام جماعت الثانی نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک اقتباس

جب فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اب دنیا میں نظام قائم ہونے والا ہے تو وہ بہت حیران ہوئے اور انہوں نے سوچا کہ ایس نئے قانون کے ماتحت اگر آدم خون کرے گا تو کہا جائے گا کہ یہ بڑا نیک ہے۔ اگر آدم لوگوں سے زبردستی ٹیکس لے گا تو کہا جائے گا کہ یہ بڑا شریف ہے۔ یہ عجیب فلسفہ ہے۔

آج ہم اس سوال کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن جب یہ قانون نیا نیا جاری ہوا ہو گا لوگ سخت حیرت میں پڑ گئے ہوں گے اب بھی جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اس قانون پر معترض ہیں چنانچہ وحشی قبائل اب تک کہتے ہیں کہ گورنمنٹ کیوں قتل کرتی ہے اگر کوئی شخص ہم میں سے کسی کو قتل کرے گا تو ہم خود اسے قتل کریں گے۔ گورنمنٹ کو خوامخواہ درمیان میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے اور انہیں تسلی نہیں ہوتی جب تک خود انتقام نہ لے لیں یہ انسانی دماغ کی ابتدائی حالت تھی۔ اور بوجہ تعلیم کی کمی کے آج بھی بعض لوگوں کے اندر پیدا ہو جاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فرشتے اس پر اعتراض نہیں کرتے کہ نسل آدم کی پیدائش سے قتل اور خون ہو گا بلکہ اس پر کہ انسانوں پر ایک ایسا شخص مقرر کیا جائے گا جو یہ برے افعال کرے گا اور اس کے افعال کو جائز قرار دیا جائے گا۔

یہ ایک ایسا ذہنی انقلاب تھا کہ اس وقت کے لحاظ سے اس کو دیکھ کر عقلیں چکرا گئی ہوں گی۔ اور لوگوں پر اس نظام کو تسلیم کرنا کہ ایک شخص ان کے مالوں پر ان کی مرضی کے خلاف قبضہ کرے اور ان میں سے بعض کو پھانسی تک دے سکے اور اس کا یہ فعل جائز قرار دیا جائے سخت ہی گراں گزرتا ہو گا۔ وہ کہتے ہوں گے کہ ہم نے ایک شخص کو مار دیا ہے تو یہ اس کے رشتہ داروں کا معاملہ ہے۔ وہ جانیں اور ہم جانیں۔ یہ شخص بیچ میں کودنے والا کون ہے۔ چنانچہ آج بھی ناقص الخلقت لوگ انہی وہموں میں پڑے رہتے ہیں اور حکومتوں میں خلل ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ بلجیئم نے تو غالباً پھانسی کی سزا اڑا ہی دی ہے۔ اور وہ محض اسی نقطہ نگاہ سے اڑائی ہے جو میں نے بتایا ہے۔

اگر وہ لوگ جن کے کہنے پر پھانسی کی سزا اڑائی گئی میرے سامنے ہوتے تو میں انہیں کہتا کہ پھانسی کی سزا تم مٹاتے ہو تو ٹیکس کا طریق کیوں نہیں اڑاتے۔ وہ بھی تو دوسروں کے اموال پر ناجائز تصرف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات اس بات کا ثبوت ہیں کہ یورپ کے دماغوں میں تنزل پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اور دراصل حکومتوں میں خلل ایسے ہی ناقص الخلقت لوگوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے صرف فرق یہ ہے کہ اب چونکہ تمدن کا خیال راسخ ہو گیا ہے اب یہ خیال تو نہیں آتا کہ حکومت سرے سے اڑا دی جائے۔ ہاں یہ خیال آتا ہے کہ شائد اس کی جگہ دوسری حکومت ہو تو وہ ہمارے حقوق کا زیادہ خیال رکھے اور اس وجہ سے تغیر کی کوششیں شروع کی جاتی ہیں۔ مگر وحشی قبائل کی اب بھی یہی حالت ہے کہ وہ حکومت اور تمدن کو ہر رنگ میں ناپسند کرتے ہیں۔ اور اسے برداشت کرنا ان پر سخت گراں گزرتا ہے۔ اور وہ دوسروں کی دخل اندازی پر سخت حیران ہوتے ہیں۔ مثلاً ان کے ننگا پھرنے پر اگر حکومت معترض ہو تو وہ کہتے ہیں ہم ننگے پھرتے ہیں تو کسی کو کیا حق ہے کہ وہ ہمیں کپڑے پہنائے۔ ہمیں ننگا رہنے سے ہوا لگتی ہے اور مزا آتا ہے۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہماری آزادی میں کوئی مداخلت کرے۔

چنانچہ برطانوی تصرف کی ابتدا میں جب ننگے حبشی افریقہ کے شہروں میں داخل ہونے کے لئے آتے تو شہر کے دروازوں پر حکومت کی طرف سے افسر مقرر ہوتے تھے وہ انہیں تہہ بند دے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تہہ بند پہن کر شہر جا سکتے ہو۔ ننگے نہیں جا سکتے۔ ایس پر وہ تہہ بند باندھ تو لیتے مگر ادھر ادھر دیکھتے بھی جاتے کہ کہیں کوئی حبشی ان کی اس بے حیائی کو تو نہیں دیکھ رہا اور جب وہ ایک دوسرے کو دیکھتے تو آنکھیں بند کر لیتے۔ کہ ایسی بے حیائی ہم سے دیکھی نہیں جاتی۔ پھر جب شہر سے نکلتے تو جلدی سے تہہ بند افسر کی طرف پھینک کر بھاگ جاتے۔

بلکہ اب تو یورپ میں بھی بعض ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو ننگے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی ننگا رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بلکہ ایک دفعہ تو اس بات پر لڑائی ہو گئی کہ وہ لوگ زور دیتے تھے کہ ہم ننگ دھڑنگ شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور پولیس یہ کہتی کہ کپڑے پہن کر آؤ۔ وہ کہتے تم ہوتے کون ہو جو ہماری آزادی میں دخل دیتے ہو۔ تم آنکھیں بند کر لو اور ہماری طرف نہ دیکھو۔ مگر تم ہمیں مجبور کیوں کرتے ہو کہ ہم ضرور کپڑے پہنیں۔ آخر جب جھگڑا بڑھا تو پولیس کو گولی چلانی پڑی یہ بھی یورپ کے تنزل کی ایک علامت ہے۔ کہ اب وہاں کے ایک طبقہ کی دماغی طاقتیں بالکل کمزور ہو گئی ہیں۔ یورپ میں بعض کلبیں ایسی ہیں کہ ایسا شخص کسی صورت میں بھی ان کا ممبر نہیں بن سکتا جو کپڑے پہن کر نہاتا ہو۔ کیونکہ ان کے نزدیک ابھی وہ شخص پورا مہذب نہیں ہوا۔

میں نے اس کے متعلق ایک کتاب بھی پڑھی ہے جس میں ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ میری بیٹی ننگے مذہب میں شامل ہو گئی۔ مجھے یہ بات سخت ناگوار گزری۔ اور میں نے اس پر سختی کرنی شروع کر دی۔ آخر ایک دن بیٹی نے مجھے کہا ابا ذرا چل کر دیکھو تو کہ جن کو آپ بد تہذیب کہتے ہیں وہ کتنے مہذب اور شائستہ لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک دن میری بیٹی مجھے زبردستی اس سوسائٹی میں لے گئی۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ سب لوگ ننگے پھر رہے ہیں۔ میں یہ دیکھ کر پہلے تو شرم کے مارے زمین میں گڑ گیا۔ مگر پھر میں نے دیکھا کہ ان کے چہروں پر اتنی معصومیت برس رہی ہے کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ چنانچہ یہ دیکھتے ہی میرے خیالات بھی بدل گئے اور میں بھی کپڑے اتار کر ان میں شامل ہو گیا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ سے پہلی دفعہ نسل انسانی میں تمدن قائم کیا۔ اور فرمایا کہ تم میں سے خواہ ننگے پھرنے کے قائل ہوں مگر ہم انہیں ننگا نہیں پھرنے دیں گے گویا انسانی حریت پر حضرت آدم علیہ السلام نے بعض قیود لگا دیں۔ اور اسے ایک قانون کا پابند کر دیا۔

اسلام آباد سے اسلامیات کے ایک پروفیسر کا مکتوب - بلا تبصرہ

تحفّظِ ناموسِ پیشوایانِ مذاہب

مندرجہ ذیل تحریر خط کی صورت میں محترم ثاقب زیروی صاحب کو موصول ہوئی تھی جو "لاہور" کے اداریہ کے طور پر شائع کی گئی۔

۸۔ جولائی ۱۹۹۲ء کو پاکستان کے ایوان بالا (سینٹ) نے کریمنل لاء کے اس تیسرے ترمیمی بل (مجریہ ۱۹۹۱ء) کی منظوری دی جس کے تحت پیغمبر اسلام نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین رسالت کے مرتکب کو "موت" کی سزا دی جائے گی۔ اس سے قبل شاتم رسولؐ اور توہین رسالتؐ کے مرتکب کے لئے "موت یا عمر قید" کی سزا مقرر تھی۔ متذکرہ ترمیم سے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سے یا عمر قید کے الفاظ حذف کر دیئے گئے۔ شاید اس لئے کہ اس سے قبل "وفاقی شرعی عدالت" نے اپنے ایک فیصلہ میں کہا تھا کہ

شاتم رسولؐ اور توہین رسالتؐ کے مرتکب کی سزا "صرف" موت ہی ہو سکتی ہے۔"

لیکن پچھلے دنوں اسی سلسلہ میں جو واقعات (جس انداز سے) برپا ہوئے اور جس نوع کے الزامات منصہ شہود پر آئے ان کے پیش نظر راقم السطور یہ گزارش کرنے کی اجازت چاہے گا۔ کہ متذکرہ ترمیم کے بعد بھی یہ قانون اپنی مفہومیت و افادیت کے اعتبار سے ادھورا اور تشنہ ہے اور اس سے محض جزوی تحفظ ہی میسر آتا ہے اور اس میں جھوٹ اور غلط الزام لگانے والے کے لئے کڑی سزا کا کوئی ذکر نہیں۔ نیز والہانہ جوش عقیدت میں اس ترمیمی بل کو باتفاق رائے پاس کرتے وقت متذکرہ "توہین و تضحیک" کی کوئی جامع و مانع وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ کون کون سے الفاظ یا جملے ایسے ہو سکتے ہیں جنہیں حضور پر نور ﷺ کی شان کی تضحیک اور تحقیر سمجھا جا سکتا ہے۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ

اس قانون سے صرف ایک مذہب (اسلام) ہی کے بانی و پیشوا کی ناموس کا تحفظ ہو سکے گا۔ یہ تمام مذاہب کے پیشواؤں مصلحتوں اور ریفارمروں کی ناموس کے تحفظ پر محیط نہ ہو گا جب قرآن کریم تو تمام مذاہب کے پیشواؤں' انبیاء و ملکی ریفارمروں کو یکساں طور پر واجب الاحترام قرار دیتا ہے۔ بہتر ہوتا اگر اسلامی نظریہ کونسل توہین و تضحیک کے الفاظ کے مالہ' و ماعلیہ سے متعلق علمی تحقیق و تدقیق کے رسیا اور ورائیت و اجتہاد کا شعور رکھنے والے علماء و فضلاء سے باقاعدہ استصواب کے بعد اس معاملہ میں وفاقی شرعی عدالت اور ایوان بالا کی رہنمائی کرتی اور انہیں بتاتی کہ

اس وجود باجود ﷺ کا ذکر کرتے وقت کسی خطیب مقرر لیکچرار ذاکر یا مولوی کی زبان کہاں تک اور کس حد تک کھلنی چاہئے۔ نیز

باقی صفحہ ۶ پر

محمود مجیب اصغر

ہستی باری تعالیٰ

اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہستی باری تعالیٰ ہے۔ انسان جتنا غور کرتا چلا جائے وہ توحید باری تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات حسنہ کا عرفان حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس کا قدم تاریکی سے روشنی کی طرف بڑھتا ہوا نظر آئے گا۔

ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنے وجود کو بنی نوع انسان پر انبیاء کے ذریعے سے ظاہر کرتا رہا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور انبیاء علیھم السلام کے واقعات پڑھ کر انسان ایک عجیب کیفیت میں مبتلاء ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے بعد اسی کی رہنمائی میں انبیاء کرام ہستی باری تعالیٰ کی بڑی عظیم الشان دلیلیں بنی نوع انسان کے آگے پیش کرتے رہے اور اس کی توحید کے قیام کے لئے ساری استعدادیں خرچ کرتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعات کو پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتنے ہی پر حکمت طریقے سے بت پرست قوم کو اللہ تعالیٰ کے وجود اس کی توحید اور اس کی صفات کا قائل کرتے رہے اور خود اپنے اطمینان قلب کے لئے اللہ تعالیٰ سے عجیب و غریب راز و نیاز کرتے رہے۔ ان کی قوم اجرام فلکی کی پرستش کرتی تھی انہوں نے انہیں معبودان باطلہ ثابت کرنے کے لئے بڑا حکیمانہ طریق استعمال فرمایا اور طنزیہ کلام کے طور پر ستاروں، چاند اور سورج کو باری باری دیکھ کر فرمایا کہ کیا ستارہ میرا رب ہو سکتا ہے. جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر چاند کی چمک کا حوالہ دیا کہ کیا چاند میرا رب ہو سکتا ہے جب وہ بھی غائب ہو گیا تو اس کے رب ہونے کی نفی کی اور سورج کو کہا کہ ممکن ہے سورج خدا ہو کیونکہ وہ سب سے بڑا ہے اور چمکدار ہے جب وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا میں جنہیں تم خدا کا شریک بناتے ہو سے بالکل بیزار ہوں اور تمام کج راہوں سے بچتے ہوئے اپنی توجہ اس ہستی کی طرف پھیرتا ہوں جو آسمانوں و زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔

وہ لوگ جو شرک میں بت پرست تھے ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی عاجزی کو بڑے عجیب پیرایہ میں ظاہر فرمایا چنانچہ لکھا ہے کہ مشرکوں کے بت خانے میں جا کر انہوں نے بتوں کو مخاطب کر کے کہا کیا تم کچھ کھاتے نہیں؟ تمہیں کیا ہوا تم بولتے بھی نہیں؟ پھر چپکے سے اپنے دائیں ہاتھ سے ان پر ایک کاری ضرب لگائی جب لوگوں کو خبر ہوئی تو دوڑے ہوئے آئے اور پوچھا کہ یہ بت کس نے توڑا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم اس بڑے بت سے پوچھ لو جسے اپنا معبود بنا رکھا ہے! انہوں نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ بولا نہیں کرتے۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ان الفاظ میں توحید کا سبق پڑھایا فرمایا کہ:-

کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ایسی شے کی پرستش کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتی ہے نہ نقصان پہنچاتی ہے۔ اف تم پر اور اس پر بھی جس کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ تب ان کی قوم تشدد پر آمادہ ہوئی اور کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر جلا دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا لیکن توحید کے پرستار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو کہ معبود حقیقی ہے اور اپنے پیاروں کے لئے غیرت رکھتا ہے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے ٹھنڈی ہو جا اور وہ ٹھنڈی ہو گئی اور مشرک اپنے ارادے میں ناکام ہوئے۔

اسرائیلی دور کے آغاز پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کو پڑھیں تو عشق الٰہی میں خدا تعالیٰ سے مناجات کرتے ہوئے وہ یہاں تک پہنچ گئے کہ عرض کیا کہ اے اللہ مجھے اپنا وجود دکھا اور اللہ تعالیٰ نے جب طور پہاڑ پر تجلی دکھائی تو موسیٰ بے ہوش ہو کر گر گئے اور جب ہوش آیا تو عرض کیا اے میرے رب! تو ہر عیب سے پاک ہے میں تیری طرف ہی جھکتا ہوں اور تجھ پر اس زمانہ میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"موسیٰ علیہ السلام کا بے ہوش ہو کر گرنا ایک واقعہ نورانی تھا جس کا موجب کوئی جسمانی ظلمت نہ تھی بلکہ تجلیات صفات الٰہیہ جو بغایت اشراق نور ظہور میں آئی تھیں وہ اس کا موجب اور باعث تھیں"

(مکتوبات نمبر ا صفحہ ۱۲)

اس تجلّی الٰہیہ میں پہاڑوں کے ریزہ ریزہ ہونے میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جب خدا نے پہاڑ پر تجلّی کی اور اسے پاش پاش کر دیا یعنی توحید کے قیام کے لئے مشکلات کے پہاڑ آسان ہو جائیں گے۔

حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے پاس توحید کا پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا گیا اور فرعون خود کو اپنی قوم سے خدا منواتا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے یہ بہت مشکل مرحلہ تھا فرعون بڑے جاہ و جلال کا مالک تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس کی غلام قوم بنی اسرائیل میں سے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کشفی نظارہ میں بتایا تھا کہ مشکلات کے پہاڑ ریزہ ریزہ کئے جائیں گے چنانچہ جب موسیٰؑ نے توحید الٰہی کا پیغام دیا تو فرعون نے درباریوں سے کہا کہ مجھے اپنے سوا کسی معبود کا علم نہیں اس نے حکم دیا کہ ایک بلند قلعہ بناؤ تا کہ وہ موسیٰؑ کے خدا کو دیکھ سکے اور اس نے موسیٰؑ کی سخت تکذیب کی اور ان پر لشکر کشی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کر دیا اور موسیٰؑ اور ان کی قوم کو توحید کے پرچار کے انعام کے طور پر آزادی بخشی اور فرعون کو غرق کر دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک قصہ قرآن کریم میں درج ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کی دلیل کس انوکھے انداز میں انہوں نے ملکہ سبا کو سمجھائی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سبا کو تبلیغی خط لکھا اور پھر اپنے پاس آنے کی دعوت دی اور شرک سے روکا اور پھر اس کے لئے ایک شیشے کا محل بنوایا اور اجرام فلکی کے معبود باطلہ ہونے کا ایک خاص ترکیب سے ثبوت دیا جس کے نتیجہ میں ملکہ سبا توحید الٰہی کی قائل ہو گئی اور حضرت سلیمانؑ پر ایمان لے آئی۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں ایک شاہزادی بلقیس نام کا ایک عجیب قصہ لکھا ہے جو سورج کی پوجا کرتی تھی۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کو بلایا اور اس کے آنے سے پہلے ایک محل تیار کیا جس کا فرش شیشہ تھا اور شیشہ کے نیچے پانی بہہ رہا تھا جب بلقیس نے حضرت سلیمانؑ کے پاس آنے کا قصد کیا تو اس نے اس شیشہ کو پانی سمجھا اور اپنا پاجامہ پنڈلی کے اوپر اٹھا لیا حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ دھوکا مت کھا یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشہ ہے پانی اس کے نیچے ہے۔ تب وہ عقلمند عورت سمجھ گئی کہ اس پیرایہ میں میرے مذہب کی غلطی انہوں نے ظاہر کی ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ سورج اور چاند اور دوسرے روشن اجرام شیشہ کی مانند ہیں اور ایک پوشیدہ طاقت ہے جو ان کے پردہ کے نیچے کام کر رہی ہے اور وہی خدا ہے"

(چشمہ معرفت)

تمام انبیاء کی مشترکہ گواہی ہمیں اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی توحید اور اس کے اسماء حسنہ و محامد پر ایمان لائیں۔ حضرت امام الاول کی ایک نہایت پیاری تحریر اس بارہ میں پیش خدمت ہے فرمایا:-

"ہزارہا لوگوں نے چائنا، جاپان، انگلینڈ کو نہیں دیکھا مگر ان کی ہستی پر محض شنید سے یقین رکھتے ہیں بلکہ ان کے وجود پر قسم کھا سکتے ہیں پھر بعض واقعات کو صرف ایک گواہی پر تسلیم کیا جاتا ہے مثلاً کسی کا اپنے باپ کا بیٹا ہونا جس کے لئے صرف اس کی ماں کی گواہی ہے پھر فلاسفروں کے اقوال میں اتنا اختلاف ہے کہ کسی صورت میں نہیں مٹتا مگر انبیاء کی جماعت ایسی جماعت ہے کہ باوجودیکہ وہ آپس میں نہیں ملے اور مختلف زمانوں میں ہوئے پھر بھی وہ "اللہ ایک ہے" پر اجماع رکھتے ہیں۔ اس شہادت کو نہ ماننا کیسی بے ایمانی ہے۔ ایک عورت کی گواہی مان لینے والے اتنی بڑی راستباز جماعت کی مجموعی گواہی کو نہ مانیں تو بہت بے انصافی ہے پھر وہ لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے خدا سے خود باتیں کی ہیں ان کی باتیں نہ مانیں مگر فلاسفروں کی باتیں باوجود اس قدر اختلاف کے مان لیں تعجب ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ ۴۵۸)

سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت اور اس کی صفات احسن اور کامل رنگ میں تمام نبیوں کے سردار حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فراہم کئے اپنے رب سے اتنا عشق پیدا کیا کہ سینکڑوں بتوں کے پجاری بھی کہنے لگے عشق محمد ربہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ اور اس معشوق نے اپنے عاشق پر اس کے نتیجے میں جو کلام نازل کیا اس میں اپنی ہستی اپنی قدرتوں اپنی رحمتوں اپنی صفات کاملہ کے لاتعداد ثبوت فراہم کئے تا کہ بنی نوع انسان مکمل طور پر ہمیشہ کے لئے توحید باری تعالیٰ کا عرفان حاصل کرے اور امت واحدہ میں تبدیل ہو جائے۔

اللہ کی عجیب شان ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے معابد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے فتح ہوئے۔ ا۔ یروشلم ۲۔ آتش کدہ آذر ۳۔ خانہ کعبہ اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند فرمایا۔ سیرت النبی ﷺ کی کتب میں لکھا ہے کہ مدینہ میں ہجرت فرمانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلا خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا:-

"....... خدا کے سوا کائنات میں کوئی اور طاقت نہیں پس تم اللہ کا ذکر بکثرت کیا کرو اور آخرت کے لئے نیک عمل کرتے رہو کیونکہ جس نے اپنے اور خدا کے درمیان کا معاملہ ٹھیک کر لیا تو خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان ہونے والے معاملات کے لئے کافی ہو گا اس لئے کہ اللہ لوگوں پر حکم چلاتا ہے لوگ اس پر حکم نہیں چلاتے اور اللہ ہی لوگوں کے معاملات کا مالک و مختار ہے لوگ اس کے معاملات کے مختار نہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے اور کائنات میں کوئی طاقت سوائے خدائے عظیم کی طاقت کے نہیں ہے"۔

(بحوالہ محمد رسول اللہ

باقی صفحہ ۶ پر

محمد احمد- مانچسٹر یونیورسٹی

مستقبل کا ایندھن ..... راکٹ فیول

آبادی میں اضافہ اور سامان آسائش کی دستیابی ہی دو بڑے وہ پہلو ہیں جن کی بدولت انسان ملین بلین کلو کی توانائی ایک دن میں پھونک ڈالتا ہے۔ دنیا کی آبادی ۵ بلین سے زیادہ ہے اور اگلے بیس سالوں میں دوگنی ہو جائے گی جہاں تک فی کس توانائی یومیہ خرچ کرنے کا سوال ہے ایک امریکی تقریباً پچیس پاکستانیوں کے برابر یا اڑھائی برطانوی باشندوں کے برابر توانائی استعمال کرتا ہے اور اگر تمام دنیا میں خرچ ہونے والی توانائی تیل جلانے سے حاصل کی جاتی تو روزانہ ۸ بلین ٹن تیل استعمال ہوتا۔ اگرچہ دنیا میں توانائی پانچ مختلف ذریعوں سے حاصل کی جاتی ہے ۴۰ فیصد تیل سے' ۲۸ فیصد قدرتی گیس' ۲۳ فیصد کوئلہ سے' ۷ فیصد ایٹمی طاقت اور باقی ماندہ ۲ فیصد توانائی پن بجلی کی صورت میں حاصل کی جاتی ہے۔ توانائی کا زیادہ استعمال ہیٹنگ (۴۵ فیصد) اور نقل و حمل کے لئے (۳۰ فیصد) ہوتا ہے۔

توانائی کا ۹۰ فیصد حصہ Fossil fuel سے حاصل ہوتا ہے کسی دن یہ دنیا سے ختم بھی ہو جائے گا۔ اس دن سے قبل کسی موزوں متبادل کی تلاش جاری ہے۔ نقل و حمل کے لئے ۹ ملین ٹن یا ساڑھے آٹھ بلین لیٹر تیل روزانہ خرچ ہوتا ہے۔ اس وقت دن میں ۴۰۰ ملین کاریں رجسٹر ہوتی ہیں اور آئندہ بیس سالوں میں ان کی تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ اس وقت کاروں اور گاڑیوں کے لئے مستقبل کے ایندھن کی ریسرچ کی جارہی ہے لیکن تاحال مکمل کامیابی حاصل نہیں ہوسکی مگر امید ہے کہ ہائیڈروجن گیس سے چلنے والی کاریں نکل آئیں گی۔

کار زیادہ تر مائع کی شکل میں ایندھن استعمال کرتی ہے جو کہ کار کے انجن کو پاور مہیا کرتا ہے اکثر کاریں پیٹرول پر چلتی ہیں مگر ڈیزل پر چلنے والی کاروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ لیکن ان سب میں وہ ایندھن جو کہ آئندہ بنایا جائے گا بھی بھرا جاسکے گا جو فضا کو آلودہ نہیں کرے گا؟ کیونکہ تیل کے ذخائر میں ایک ٹریلین ٹن (۱۰/۱۲) تیل موجود ہے جو کہ آئندہ بیس سالوں کی ہی ضرورت کو پورا کر پائے گا۔

قدرتی گیس اور تیل جو کہ ہائیڈروکاربن ہی ہیں یہ ایک بہت اچھے ایندھن کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ قدرتی گیس کا بڑا جزو Methane CH_4 ہے جو کہ سادہ ترین ہائیڈروکاربن ہے اگرچہ اس گیس میں Ethane C_2H_5 بھی ہوتی ہے جبکہ Propance اور Butane گیسوں کو تیل سے حاصل کیا جاتا ہے اور اب ان کو بھی اکثر استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ گیس Pressarsed کنستروں میں سپلائی کی جاتی ہے جیسے جیسے ہائیڈروکاربن بڑے ہوتے جاتے ہیں ویسے ویسے ان کی تبخیر ہونے کی صلاحیت کم ہوتی جاتی ہے۔ پیٹرول جس میں سات اور آٹھ کاربن ایٹموں کی چین ہوتی ہے C7-8 ڈیزل میں C9-11 اور پیرافین میں C12-16 یہ بھاری ہائیڈروکاربن کاروں بڑی لاریوں اور ہوائی جہازوں کے لئے نہایت موزوں ایندھن کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان میں بے پناہ قوت پنہاں ہوتی ہے یعنی ۲۵۰۰۰ کلو جاول کی انرجی صرف ایک لیٹر ہائیڈروکاربن کے جلنے سے حاصل ہوتی ہے۔ متبادل ایندھن میں اس قسم کی اور اتنی ہی تعداد میں انرجی کا اخراج ہونا ضروری ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے ایتھانل' میتھانل' ایسٹر اور ہائیڈروجن کے نئے ایندھن ہی ایسے ہیں جو کہ متبادل ایندھن کے طور پر استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

برازیل میں گنے سے تیار شدہ ایتھانل کو کاروں میں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ یورپ Rapeseed آئل کو ایسٹر میں تبدیل کرنے کے بعد استعمال کیا جارہا ہے اور ایک اندازے کے مطابق یہ ڈیزل کا موزوں متبادل بن سکتا ہے جو کہ بسوں اور بڑی کشتیوں میں استعمال کیا جائے گا۔

۱۹۷۰ء کے آخر میں جب تیل کی قیمتوں میں دوگنا اضافہ ہوا یعنی چالیس ڈالر فی بیرل (۱۳۲ لیٹر) اور ۶۵ ڈالر حالیہ قیمت اس وقت سے ایتھانل کو اہمیت دی جارہی ہے۔ وزن۔ برائے۔ وزن کے اعتبار سے ایتھانل پیٹرول سے بہت کم توانائی پیدا کرتا ہے مگر حجم کے لحاظ سے ایتھانل ۲۳۰۰۰ اور پیٹرول ۲۵۰۰۰۔ تاہم دونوں قریب قریب ہیں۔ ۱۹۹۰ء میں برازیل نے ۲۵ ملین ٹن گنے کو ۴ ملین ہیکٹر کے رقبہ (جو کہ زیر کاشت زمین کا ۸ فیصد ہے) پر کاشت کیا اور اس سے ۱۲ ملین ٹن لیٹر ایتھانل کو حاصل کیا۔ برازیل میں ۴ ملین ایسی کاریں ہیں جن میں ایتھانل کا ایندھن استعمال ہوتا ہے جن میں ۲۰ فیصد ایتھانل اور ۸۰ فیصد پیٹرول بلحاظ حجم استعمال کیا جاتا ہے۔ قیمت کے اعتبار سے ایتھانل کسی بھی طرح پیٹرول کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ ایتھانل کو آکسیجنڈ فیول کہہ سکتے ہیں اس کے جلنے سے فضا میں آلودگی پیدا نہیں ہوتی ہے اسی سے برازیل کے شہر (Sao paulo) میں جہاں ۲۰ ملین کی آبادی بھی ہے وہاں اب بھی فضا صاف اور آلودگی سے پاک ہے۔

ایسٹر ESTER

برطانیہ میں انسانی خوراک کے پیش نظر ایک ملین ٹن Rapeseed ۶ سالانہ کاشت کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس سے سنتھیٹک ربڑ' صابن اور لوبریکینٹ بھی بنائے جاتے ہیں۔ عام طور پر اس کو Rapum بھی کہا جاتا ہے یہ ہیٹنگ آئل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے مگر (Rape Methyl Ester RME) جو کہ ایک ڈیزل کا متبادل بن سکتا ہے۔ RME کے استعمال سے فضاء میں آلودگی بھی نہیں ہوتی اور ڈیزل کے مقابلہ میں چند ایک خطرناک ذرات پیدا کرتا ہے اور کوئی بھی سلفر ڈائی آکسائڈ کا ذرہ پیدا نہیں ہوتا جو کہ تیزابی بارش کا باعث بنتے ہیں۔ ایک ٹن Rapeseed سے ۳۲۰ کلوگرام تیل حاصل کیا جاتا ہے۔

RME زیادہ تر اٹلی میں تیار کیا جاتا ہے۔ جسے پھر اٹلی کے مختلف شہروں میں ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے اس سے آسٹریا میں بھاری لاریاں وغیرہ چلتی ہیں۔ برلین میں ٹیکسیاں اور برطانیہ میں اس کا استعمال بسوں کو چلانے کے لئے کیا جارہا ہے۔ صرف مسئلہ یہ ہے ڈیزل سے خرچ ۱۰ پنس فی لیٹر اٹھتا ہے جبکہ اٹلی سے درآمد شدہ (RME) سے ۲۴ پنس' اسی سلسلہ میں فرانس بھی بائیو ڈیزل کی پیداوار کے لئے ۷۰۰۰۰۰ ہیکٹر رقبہ میں Rapeseed کو کاشت کر رہا ہے۔

راکٹ ایندھن برائے کار ایتھانل

اور ایسٹر کے علاوہ بھی ایک اچھا متبادل جو کہ (Fossil Fuels) کی ہی پیداوار ہیں یہ ہائیڈروجن اور میتھانل ہیں۔

ایک گرام ہائیڈروجن جلنے پر باقی دوسرے سب ایندھنوں کی نسبت زیادہ انرجی مہیا ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اسے مستقبل کا ایندھن بھی کہتے ہیں مگر تاحال اس کا اسٹور کرنا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ایک ٹن ہائیڈروجن کے لئے ۱۱ ملین لیٹر کا کنستر درکار ہوتا ہے۔ (یعنی تھری بیڈ فلٹ کے برابر کنستر) اگرچہ ہائیڈروجن میتھانل کے مقابلہ میں ایک ہلکی گیس ہے اور برابر حرارت کے پیدا کرنے کے لئے تین گنا زیادہ ہائیڈروجن بلحاظ حجم کی ضرورت پڑتی ہے۔

ٹھوس ہائیڈروجن حاصل کرنے کے لئے منفی ۲۵۳ ڈگری سینٹی گریڈ کا درجہ حرارت حاصل کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ جس سے ایک ٹن گیس کو ۱۴۰۰۰ لیٹر میں ڈالا جاسکتا ہے۔ اس لئے امریکی خلا بازی کے لئے ہائیڈروجن کو ٹھوس حالت میں اسٹور کیا جاتا ہے جو کہ خلائی جہاز کی نقل و حمل کے لئے ایندھن کا کام کرتی ہے۔ (NASA) کو اس سلسلہ میں سڑک اور ریل کو ۷۵۰۰۰ لیٹر یعنی ۵ ٹن ہائیڈروجن کو لانے کے لئے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ (Cape Cane overal) کے ایک اسٹوریج میں ۳ ملین لیٹر کی مائع ہائیڈروجن موجود ہوتی ہے۔

ہائیڈروجن کئی کیمیاوی صنعتوں میں پیدا کی جاتی ہے اور پھر پائپوں کے ذریعے کئی سو کلومیٹر تک یورپ اور امریکہ کے علاقوں میں سپلائی کی جاتی ہے۔ تقریباً ۳۵۰ ملین کیوبک میٹر ہائیڈروجن سالانہ پیدا کی جاتی ہے۔ یعنی (۳۰ ملین ٹن) ہائیڈروجن کے قدرتی طور پر دو ذرائع ہیں ایک پانی اور دوسرا قدرتی گیس جب پانی سے بجلی گزاری جاتی ہے تو نتیجتاً ہائیڈروجن حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ۹۰ فیصد کی Efficiency سے ہائیڈروجن تیار ہوتی ہے۔ بھاپ کی Electrolysis کے ذریعے زرکونیم آکسائیڈ کے الیکٹروڈ کو استعمال کرکے زیادہ اچھے طریقے سے ہائیڈروجن حاصل ہوسکتی ہے جو کہ زیادہ سستی بھی ہے۔ دوسرا طریقہ جس سے ہائیڈروجن پیدا کی جاسکتی ہے وہ بھاپ کا White-hot-coal سے گزارنے کا عمل ہے جس سے ہائیڈروجن اور کاربن مانو آکسائیڈ پیدا ہوتی ہیں۔

حالیہ موزوں طریقہ جس سے ہائیڈروجن بنائی جاتی ہے وہ الکائین کو بھاپ کے ساتھ ۱۰۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ پر گرم کیا جاتا ہے۔ اس سے بلحاظ حجم ۷۵ فیصد ہائیڈروجن گیس حاصل ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے خالص ہائیڈروجن گیس کا علیحدہ کرنا بھی کوئی مشکل مرحلہ نہیں۔ اگرچہ ہائیڈروجن صرف خلائی جہازوں میں استعمال ہوتی ہے مگر Musashi Institute of Technology ٹوکیو کا خیال ہے کہ وہ ہائیڈروجن کو گاڑیوں کا بھی ایندھن بنا دیں گے۔ اس سلسلہ میں ڈیزل گاڑیوں میں ایک سپارک پلگ کی ضرورت ہوگی جو کہ ہائیڈروجن گیس جس کا پریشر ۱۰ میگا پاسکل یعنی ۱۰۰ ایٹمسفیر ہو اس میں شعلہ پیدا کرسکے۔ یہ کار ۱۰۰ لیٹر کے ٹینک کے ساتھ ۳۰۰ کلومیٹر تک دوڑ سکے گی۔ ہائیڈروجن کار میں ایک اسٹین لیس اسٹیل کے ہوا بند ٹینک میں بھری جائے گی۔

ہائیڈروجن کی مختلف دھاتوں سے بنائی گئی بھرتوں Alloys میں جذب ہونے اور اسٹور ہو جانے کی صلاحیت کو اس سلسلہ میں استعمال کیا جارہا ہے۔ Mazda جاپان نے ایک کار بنائی ہے جو کہ ہائیڈروجن کو اوپر دیئے

گئے طریقہ سے اسٹور کرتی ہے۔ ٹیٹانیم 'لوہا' میگنیشم 'اور نیکل کی بھرتیں اپنے حجم کے برابر ہائیڈروجن کو جذب کر سکتی ہیں اور اس کو وقت آنے پر خارج بھی کر سکتی ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ان بھرتوں کے ٹوٹنے سے ہائیڈروجن کو اسٹور کرنے کی صلاحیت وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ اس گاڑی میں دراصل ہائیڈروجن کو جلایا نہیں جاتا بلکہ اس سے الیکٹرک موٹر کو چلایا جاتا ہے جسے فیول سیل سے کرنٹ ملتا ہے اور اس سیل میں ہائیڈروجن استعمال ہوتی ہے۔ یورپ میں یوریکا نامی ایک پروجیکٹ جو ہائیڈروجن ہاورڈ ٹرک اور بسوں کی تیاری کے سلسلہ میں سوئٹزرلینڈ' برطانیہ اور جرمنی کی حکومت کے مابین ایک پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔

میتھانل یہ ایک Volatile مائع ہے جو کہ ۶۵ ڈگری سینٹی گریڈ پر بخارات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ کار کے انجن کا ایندھن بن سکتا ہے۔ اکثر و بیشتر (Unleaded) پیٹرول میں ۵ فیصد یہ میتھانل شامل ہوتا ہے۔ اسی لئے گزشتہ دس سالوں کی نسبت اس کی مانگ ۱۴ سے ۲۰ ملین ٹن سالانہ ہو گئی ہے۔ قدرتی گیس میں بلحاظ حجم ۸۵ سے ۹۹ فیصد کا بڑا جزو میتھانل کا ہی ہوتا ہے۔ اس کا گاڑیوں میں استعمال جاری ہے۔ اس کو سلنڈروں میں بھر کر گاڑیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تقریباً آدھ ملین گاڑیاں یہی ایندھن استعمال کرتی ہیں۔ تاہم اس کا نام CNG یعنی (Compressed Natural Gas) ہے زیادہ تر اٹلی' کینیڈا اور نیوزی لینڈ میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ گاڑی کو CNG پر تبدیل کرنا بھی آسان ہے۔ پیٹرول گاڑی ہی کی طرح اس میں بھی گیس (Spark-Ignition) انجن میں جلتی ہے۔ بہرحال فیول ٹینک بھاری اور بڑا ہوتا ہے اس طرح گاڑی میں سامان رکھنے کی گنجائش کم ہو جاتی ہے اس طرح فاصلہ ٹینک کے بھاری اور زیادہ جگہ گھیرنے سے کم طے پاتا ہے۔

اس گیس کے وسیع ذخائر سائبریا میں ہیں جس میں ۵ ملین ٹرلین کیوبک میٹرک کے ذخیرے موجود ہیں۔ میونسپل Waste سے بھی بہت زیادہ انرجی پیدا کی جا سکتی ہے۔ برطانیہ میں (Wolverhampton) کے مقام پر پرانے ٹائروں کو جلا کر بجلی حاصل کرنے کا ایک پلانٹ ۴۸ ملین پاؤنڈ سے نومبر ۱۹۹۲ء سے کام کر رہا ہے۔ امریکہ میں پلاسٹک Waste سے ایک اندازہ کے مطابق ۸۰ ملین بیرل کا تیل سالانہ پیدا کیا جا سکتا ہے جو کہ سالانہ تیل کی کھپت کا ایک فیصد ہے۔ اگر پلاسٹک Waste کو ہائیڈروکاربن کے محلول Tetralin کے ساتھ ملا کر ہائیڈروجن گیس کے ساتھ ۴۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ پر ایک گھنٹہ تک گرم کرنے پر ۹۰ فیصد پلاسٹک ہلکے آئل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ کروڈ آئل سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ اس میں سلفر وغیرہ شامل نہیں ہوتے اور اس کو مزید الفائل کرنے کا مرحلہ آسان ہوتا ہے۔

برماشل "BP" نے اس سلسلے میں ایک طریقہ نکالا ہے جس سے ہر قسم کے پلاسٹک کو ہائیڈروکاربن میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ پلاسٹک کو ۴۰۰ سے ۶۰۰ ڈگری تک گرم کرنے سے پیٹرول' ڈیزل اور پیرافین کو الگ کر لیا جاتا ہے۔ Sewage کو بھی براہ راست تیل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے اس میں Sewage کو الکائنز میں تبدیل کر کے گرم کیا جاتا ہے اس طرح آرگینک مادے کروڈ آئل' پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل میں ریسکلنگ اور ہائیڈروجن دنیا کو توانائی مہیا کر سکیں گے اور فضا بھی آلودگی سے پاک رہے گی۔

(روزنامہ جنگ لندن جمعہ ۱۸۔ مارچ ۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۳

کسی قلمکار۔ مضمون نگار یا مصنف و مؤلف کو حضور پاک کی سیرت و اسوہ پر قلم اٹھاتے وقت اپنی فکری جولانیوں اور شگفتہ بیانیوں پر کیا کیا پابندیاں عائد کرنی ہوں گی۔ کیونکہ "مبالغہ" سے بھی توتوہین و دل آزاری کے پہلو نکل سکتے ہیں۔ اور غلو تو اہل علم و فضل کے نزدیک ہے ہی توہین و بےجا ملیح کا دوسرا نام۔

پھر یہ بات بھی کہ دوسرے مذاہب کے پیشواؤں۔ بانیوں اور ریفامروں کا ذکر کرتے وقت پیروان اسلام کو کن کن باتوں سے اجتناب کرنا ہو گا۔ اور اگر کبھی کسی علمی مذاکرہ میں تقابل و تصادم کی صورت پیدا ہو جائے تو ایک مسلمان کو کس نوع کا محتاط اور تحمل آفرین لب و لہجہ اختیار کرنا ہو گا۔ مبادا کم علم اور کج بحث مسلم مقرر اس قانون کو دوسرے مذاہب کے پیشواؤں اور بانیوں کی توہین و تضحیک کے لائسنس کے طور پر استعمال کرنے لگیں۔ کیونکہ کسی کے بزرگ امام نبی' پیشوا' رہنما یا ریفارمر کا اچھے لفظوں میں ذکر نہ کرنے یا اس کا تذکرہ کرتے وقت پسندیدہ اور احترام آفریں لب و لہجہ اختیار نہ کرنے سے رد عمل کے طور پر ہونٹ اگر نہ بھی کھلیں تو دلوں میں نفرت و مغائرت کے جذبات ضرور پیدا ہو سکتے ہیں۔

حضور ﷺ کی حیات طیبہ گواہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے لئے وہ بات کبھی پسند نہ فرمائی جو آپ دوسروں کے لئے پسند نہ فرماتے اور مجھے کوئی ایسا مذہب' ازم یا تحریک و تنظیم معلوم نہیں جس کے پیرو اپنے نبی ریفارمر یا پیشوا کو مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے آخری نبی' آخری ریفارمر اور آخری پیشوا سمجھتے اور قرار نہ دیتے ہوں مثال کے طور پر۔ مسلمان آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین (آخری نبی) مانتے ہیں۔ مگر عیسائی حضرات عیسیٰ علیہ السلام کو "آخری نبی" (خاتم النبین) تسلیم کرتے ہیں اور ان کے نزدیک جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہے۔ "اسلامی نظریہ کونسل" کو عقیدے کے اس اختلاف کے اظہار کے سلسلے میں جذباتی و نظریاتی تصادم کو بھی ملحوظ رکھتے ہوئے مشورہ دینا چاہئے۔ اسلام چونکہ رواداری کمال کا داعی اور پیغامبر ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں ہمیں دیگر مذاہب کے پیشواؤں کے مقابل میں کہیں زیادہ مروت' وسیع النظری اور حسن معاملہ دکھائی دیتے ہیں۔ اس لئے یہ بات حد درجہ مستحسن ہو گی۔ اگر "اسلامی نظریہ کونسل" حضور ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں غور و فکر کرنے کے بعد ایک ایسا جامع و مانع قانون بنانے کی سفارش کرے جو تمام پیشوایان مذاہب کی ناموس کے تحفظ پر محیط ہو تاکہ وطن عزیز کے تمام غیر مسلم باشندوں کے مذہبی جذبات کے معاملہ میں۔ اس قانون کو اسلامی مساوات و رواداری کی نظیر کے طور پر پیش کیا جا سکے۔ کسی اسلامی حکومت کا صرف مسلم اکثریت کے نبی و پیشوا کی عصمت و ناموس کے تحفظ کے لئے قانون بنانا اور اسی ملک کے دوسرے مذاہب کے باشندوں کے مذہبی پیشواؤں اور ریفارمروں کو نظر انداز کر دینا یا انہیں بے دید و چرب زبان مقرروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا۔

نہ اسلامی رواداری کے تقاضے پورے کرتا ہے نہ یہ امتیازی اقدام ایک اسلامی حکومت کے شایان شان ہے۔

واضح رہے کہ۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ مسلمان ہر ملک اور ہر خطہ ارض میں پائے جاتے ہیں۔ کہیں اکثریت میں اور کہیں اقلیت کی شکل میں۔ اس لئے اسلامی ملکوں کی نظریہ کونسلوں کو اپنی حکومتوں کو ایسے قوانین بنانے کے مشورے دینے چاہئیں جن کی حیثیت عالمگیر ہو اور۔ جنہیں مسلمان ان ملکوں میں بھی بطور نظیر پیش کر سکیں جہاں غیر مسلموں یا مخالفین اسلام کی فرمانروائی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی بد بخت اور برگشتہ نصیب تضحیک و توہین رسالت' ایسی مذموم جسارت کا مرتکب نہیں ہو گا۔ اور ایسے الزامات کی جب بھی عمیق تحقیق ہو گی تو ان کی تہہ میں ذاتی مخاصمتیں اور عداوتیں ہی ثابت ہوں گی جن کے تدارک کے لئے اس قانون میں بھی جھوٹے الزام لگانے والوں کے لئے کڑی سزا کی شق کا اضافہ ہونا چاہئے لیکن بہتر۔ صائب اور ایک اسلامی حکومت کے شایان شان اقدام یہی ہو گا کہ

اس قانون کو تمام پیشوایان مذہب کی ناموس کے تحفظ کے سانچے میں ڈھال دیا جائے جس کی شکل میں ہمارے سفارت خانوں کو ایک ایسا لائق صد افتخار تحفہ ہاتھ آ جائے گا جسے وہ بڑی تمکنت اور وقار کے ساتھ بیرونی حکومتوں کو پیش کر سکیں گے اور یوں یہ قانون تبلیغ دین ہدیٰ کے علاوہ غیر مسلم حکومتوں کے لئے (اپنی مسلم اقلیتوں سے) رواداری کے سلوک کی تلقین و تحریک کا موثر ذریعہ بھی ثابت ہو گا۔

(ہفت روزہ لاہور ۲۸۔ مئی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۴

از محمد رضا قاہرہ اردو ترجمہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی پر غور کر کے دیکھ لو جس شان اور جس کاملیت سے آپ نے اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں پورے زور سے پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کے محامد اور اس کے اسماء کا عرفان بخشا اس کی نظیر انبیاء سابقین میں بھی نظر نہیں آتی۔ سر سے لے کر پاؤں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں اللہ تعالیٰ جلوہ گر ہوا اور آپ فنا فی اللہ کے کامل ترین اور بلند ترین مقام پر فائز ہوئے اس کی گواہی ہر دوست اور دشمن نے دی۔

چنانچہ ایک عیسائی مفکر ڈاکٹر اے سپرنگر اپنی کتاب "لائف آف محمد ﷺ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھتا ہے۔"

"جس کے خیال میں ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تھا اور جس کو نکلتے ہوئے آفتاب اور برستے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی روئیدگی میں خدا ہی کا یدِ قدرت نظر آتا تھا اور غرشِ رعد و آوازِ آب اور طیور کے نغمہ حمد الٰہی میں خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تھی اور سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے کھنڈروں میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے۔"

تمہارے دوست ہوں مگر وہ جن کو اللہ نے متقی فرمایا اگر وہ تم سے پہلے مر گئے تو تمہارے شفیع ہوں گے اور اگر تم ان سے پہلے وفات پا گئے تو ان کی دعائیں تمہارے کام آئیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات

چین - امریکہ اور انسانی حقوق

ایم- ایف- این- کا مطلب ہے Most favoured Nation اور امریکہ کی اس فہرست میں جہاں ایسی مملکتوں کے نام درج ہیں- چین کا نام بھی درج تھا- لیکن کچھ عرصہ سے چین میں جو انسانی حقوق کی مبینہ پامالی امریکہ کے سامنے آتی رہی ہے- اس کی وجہ سے چین کو اس فہرست سے نکال دینے کا خیال تھا- لیکن جمعرات کے روز جب اس معاملے پر امریکہ کی سینیٹ میں بحث ہوئی تو ووٹ چائنا کے حق میں دئے گئے- یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نہ صرف یہ کہ امریکہ نے چین کو ایم- ایف- این- کی فہرست میں شامل رکھنے کا فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ اس معاملے کو انسانی حقوق کی پامالی یا عدم پامالی کے ساتھ منسلک نہ کیا جائے یہ بات ایک عرصہ سے زیر بحث تھی کہ چونکہ چین میں اس طرح انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کی جاتی جس طرح امریکہ میں کی جاتی ہے اس لئے چین کو ایم- ایف- این- کی فہرست سے خارج رکھا جائے- لیکن صدر کلنٹن نے اس بات کے خلاف فیصلہ کیا اور اب اسی فیصلے کا اعلان کر دیا گیا ہے- کہا یہ گیا ہے کہ ایسا کرنے سے چین اور امریکہ کے تعلقات مزید استوار ہوں گے اور اس طرح دونوں ملکوں کے مفادات کو فائدہ پہنچے گا- بل کلنٹن نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسا کرنے سے چین ہمارے خیالات کے قریب تر آ جائے گا اور ہم امید کرتے ہیں کہ اندرون ملک اور بیرون ملک انسانی حقوق کی پاسداری کا پہلے سے زیادہ ذمہ داری کے ساتھ خیال رکھے گا- اگرچہ بعض پابندیاں جو چین پر لگی ہوئی ہیں اور جن کا تعلق خاص طور پر اسلحہ کی خرید سے ہے انہیں جاری رکھا جائے گا- اور یہ اس لئے کہ بل کلنٹن نے سیکرٹری آف سٹیٹ سے اس بات میں اتفاق کیا ہے کہ اس سلسلے میں جو گفت و شنید ہوتی رہی ہے اس میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی-

اسرائیل کو اسلحہ کی فروخت

۱۹۸۲ء میں اسرائیل نے لبنان پر حملہ کیا تھا- تو برطانوی حکومت نے اسرائیل کو اسلحہ فروخت کرنے پر پابندی لگا دی تھی- اب جبکہ شام کے ساتھ بھی تعلقات بہتر ہو رہے ہیں اور فلسطینیوں کو بھی ملک کا ایک خطہ اپنے حق خود ارادیت کے لئے دے دیا گیا ہے برطانیہ نے یہ پابندی اٹھالی ہے- اس فیصلے کا اعلان برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے ایک تحریری جواب میں اس وقت کیا جب پارلیمنٹ میں ایک سوال پوچھا گیا- مسٹر ڈگلس ہرڈ نے یہ بھی اعلان کیا کہ برطانوی حکومت اس بات پر بھی غور کر رہی ہے کہ شام کے خلاف جو اسلحہ خریدنے کی پابندی لگی ہوئی ہے اسے بھی اٹھا لیا جائے- شام پر یہ پابندی ۱۹۸۶ء میں لگائی گئی تھی- لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ شام پر سے پابندی ہٹانے کے لئے انہیں اپنے یورپین یونین کے ساتھیوں سے مشورہ کرنا ہو گا- انہوں نے مزید کہا کہ یہ پابندیاں اٹھانے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اب حالات تبدیل ہو رہے ہیں- اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کے درمیان ہونے والے معاہدے پر عمل شروع ہو چکا ہے- اس لئے وہاں کے حالات تبدیل ہو گئے ہیں- وزارت خارجہ کے افسروں نے کہا کہ شام پر سے پابندی ہٹانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امید کی جاتی ہے کہ وہ بھی مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا ایک حصہ بن سکے گا- اسرائیل کو سب سے زیادہ اسلحہ فراہم کرنے والے ممالک امریکہ' فرانس' اور جرمنی ہیں- لیکن اسرائیل نے برطانیہ سے بھی اسلحہ خریدنے کی خواہش کا اکثر اظہار کیا ہے- بلکہ پابندی لگنے سے پہلے اس کی توجہ خاص طور پر برطانیہ ہی کی طرف تھی-

روانڈا/ باغیوں کی کامیابی

روانڈا میں حکومت اور باغیوں کے درمیان جنگ جاری ہے- اب بتایا گیا ہے کہ باغیوں نے جن کی پارٹی کا نام روانڈن پیٹریاٹک فرنٹ (آر- سی- ایس) ہے نے سب سے اہم مارکیٹ والا شہر اپنے قبضے میں کر لیا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں ہمسایہ ملکوں کے تاجر آ کر ایک دوسرے سے گفت و شنید کرتے ہیں اور اس طرح نہ صرف روانڈا کا یہ شہر باغیوں کے قبضہ میں آ گیا ہے بلکہ ہمسایہ ممالک میں پراپیگنڈے کا بھی ایک اچھا موقعہ انہیں مل گیا ہے- یہ شہر روہانگو ہے اور اسے تجارت کا مرکز کہا جاتا ہے- روانڈا کے دارالحکومت کے جالی سے جنوب کی طرف یہ شہر ۵۴- کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے- یہاں پر عام طور پر برونڈی زائر سے تنزانیا اور یوگنڈا کے تاجر آپس میں ملتے ہیں- گویا کہ یہ مارکیٹ کسی نہ کسی رنگ میں ان ممالک پر اقتصادی لحاظ سے اثر انداز ہوتی ہے اور اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روانڈا میں اس شہر کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے-

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم ڈاکٹر خالد محمود صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب (حال جرمنی) کا نکاح عزیزہ لبنیٰ نعیم صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد صاحب چوہدری آف کینیڈا سے پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۳- مئی بروز جمعۃ المبارک بیت الظفر حیدر آباد میں پڑھا-

احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

اعلان دار القضاء

(مکرم محمد سعید انصاری صاحب بابت ترکہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ)

مکرم مولانا محمد سعید انصاری ... رٹر نمبر ۱۰ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں- لہٰذا ان کا پلاٹ نمبر ۳/ ۵ برقبہ ۱۰ مرلے ۷۸ فٹ واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ درخواست دہندہ کے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے- جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے-

۱- مکرم محمد سعید صاحب انصاری (خاوند)
۲- محترمہ انیقہ تسنیم صاحبہ (بیٹی)
۳- محترمہ رشیقہ سعدیہ صاحبہ (بیٹی)
۴- محترمہ ھدیہ ندرت صاحبہ (بیٹی)
۵- محترمہ حدیقہ رشدی صاحبہ (بیٹی)
۶- محترمہ طیبہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
۷- محترمہ نور الصباح صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں-

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

مخیر احباب سے گزارش

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں- ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے- ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے-

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں-

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ٹارگٹ کا حصول ازبس ضروری ہے

○ تحریک جدید کے مالی جہاد میں جس قدر کم از کم رقم ازبس ضروری ہوتی ہے وہ مجموعی ٹارگٹ کے طور پر مقرر کر دی جاتی ہے اور پھر حصہ رسدی وہ رقم تمام جماعتوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے- اس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک جماعت بھی اپنا ٹارگٹ پورا نہ کرے تو وہ ہماری مجموعی ضرورت کو متاثر کر سکتی ہے- اس لئے ہر جماعت ٹارگٹ پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھے حسب ذیل امور کا خیال رکھا جائے تو ٹارگٹ بفضل خدا حاصل کیا جا سکتا ہے سب سے اول امر دعا ہے اور پھر یہ اہتمام کہ ہر فرد جماعت کو بلکہ وفات یافتگان کو بھی شامل کیا جائے- اور ہر وعدہ معیاری ہو- مخیر دوستوں میں سے معاونین خصوصی زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کرنے کی سعی بلیغ فرمائی جائے- جملہ ذیلی تنظیموں کا تعاون حاصل کیا جائے اس طرح بفضل خدا ہر جماعت حصول ٹارگٹ میں کامیاب ہو سکتی ہے-

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسوڑھوں سے خون آنا اور بال گرنا
تمام شکایات ہیں لیکن ہیں قابل فکر!
(ہومیوپیتھک) پائیوریا پاؤڈر
مسوڑھوں سے خون آنے کیلئے
(ہومیوپیتھک) فالنگ ہیئر آئل گرتے بالوں کیلئے
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لعل ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 , 04524-771
فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 4- جون-1994ء-
گرمی کا سلسلہ جاری ہے-
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مجھ پر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں میں ان الزامات کو عدالت میں چیلنج کروں گا- انہوں نے امریکہ سے واپسی پر ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میرا کسی سکینڈل سے کوئی تعلق نہیں- فروخت کی جانے والی ۵۳۱- ایکڑ اراضی ہمارے اہل خانہ کو ورثہ میں ملی تھی اس میں میری ذاتی زمین بہت کم تھی بیٹے بیٹی بہنوں اور ان کے بچوں نے مجھے اس کی فروخت کا اختیار دیا تھا- یہ زمین ۳۲ ہزار فی ایکڑ کے حساب سے کراچی کے چھ افراد نے خریدی زمین فروخت کی جانے کے بعد رقم کی وصولی کے لئے مہران بینک میں کھاتہ کھولا جس کی ادائیگی تین قسطوں میں ہوئی- انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی طرف سے کاٹن کے معاملہ میں ملوث ہونے پر بھی مقدمہ کروں گا- انہوں نے کہا کہ صدر کا عہدہ معمولی نہیں ہے- اس پر الزامات لگانے سے ملک و قوم کا نقصان ہوتا ہے-

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ میں نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر یکطرفہ پابندی قبول نہیں- بتا دیا ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر جنگ ہو سکتی ہے- یہ بھی امریکہ کو کہہ دیا ہے کہ اگر وہ ایف-۱۶ طیارے نہیں دیتا تو ہماری رقم واپس کرے-

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی کے لئے ایک کھرب ۳۳- ارب روپے کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا ہے اس میں بجلی پیدا کرنے کے لئے ۸۸- ارب روپے رکھے گئے ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سیاسی مخالفین پر جھوٹے مقدمات بنائے جا رہے ہیں اور عوام کو بنیادی سہولتیں بھی میسر نہیں-

○ کشمیری مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں شدید جھڑپیں ہونے سے بیسیوں فوجی ہلاک ہو گئے-

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل حمید گل نے کہا ہے کہ ایٹمی دھماکہ اب کر دینا چاہئے پریسلر ترمیم غیر موثر ہو جائے گی-

امریکہ کو پھر پاکستان کی ضرورت پڑنے والی ہے روس پر پرزے نکالنے لگا ہے- جلد ہی نئی سرد جنگ شروع ہونے والی ہے-

○ صدر لغاری نے فرانس کے صدر متراں سے ملاقات کی- ۵۰ منٹ کی ملاقات میں کشمیر، بھارتی میزائل پروگرام اور دیگر مسائل زیر بحث آئے-

○ گدو بجلی گھر کے دو یونٹ بند ہو جانے سے لوڈشیڈنگ بڑھا دی گئی ہے- ایک یونٹ کی مرمت سات دن میں اور دوسرے کی مرمت کے لئے دو دن لگیں گے-

○ وفاقی کابینہ کے فیصلے کے باوجود لاہور اور دیگر شہروں میں جمعہ کے خطبات کے علاوہ تقریروں کے لئے بھی لاؤڈ سپیکر کھلے رکھے گئے اور وفاقی کابینہ کے فیصلے کی علی الاعلان خلاف ورزی کی گئی-

○ وفاقی وزیر مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے ناجائز استعمال پر پابندی کو عوامی تائید و حمایت حاصل ہے- مرغی گم ہونے سے انڈے تک کے اعلانات مساجد پر کئے جاتے ہیں- مولوی ٹیپ ریکارڈ لگا کر سو جاتے ہیں

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے کارکن سمیت ۳- افراد کو قتل کر دیا گیا-

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم ایم کیو ایم کے ساتھ مفاہمت چاہتے تھے لیکن الطاف حسین نے بلیک میلنگ شروع کر دی-

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ سیاسی مسائل حل کئے بغیر کوئی پیکیج حالات کو سدھار نہیں سکتا-

○ محرم کے دوران پنجاب میں فوج تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے-

○ پیر پگاڑا کے چیف خلیفہ اور حر فورس کے کمانڈر کی گرفتاری کے خلاف سکھر میں مظاہرہ کیا گیا-

بد ہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہٖ تعالیٰ
بہت مفید ہومیو پیتھک دوا
ڈائی جیسٹین
DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیورٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 , 04524-211283
فیکس 04524-212299